فتاوے

سوال :- ہندہ زید کی بیوی ہے اور عرصہ سے میاں بیوی آباد ہیں۔ اس اثناء میں زید بیوی کو گھر میں چھوڑ کر سفر میں چلا گیا۔ زید دس ماہ سفر میں رہ کر شعبان کی ۲۷ تاریخ کو گھر میں واپس آیا بعدہ ہندہ مذکورہ کے بطن سے صفر کی ۶ تاریخ کو حالت مرض میں لڑکی پیدا ہوئی۔ سوال یہ ہے کہ یہ لڑکی صحیح النسب قرار دیجائیگی یا نہیں واضح رہے کہ زید کو اپنی بیوی ہندہ پر کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہے اور وہ مقر ہے کہ لڑکی میری ہے۔ (سائل زین العابدین)

جواب :- یہ لڑکی شرعاً ثابت النسب اور صحیح النسب قرار دیجائیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الولد للفراش وللعاہر الحجر (بخاری مسلم وغیرہ) ثبوت نسب موقوف ہے ثبوت فراش پر۔ اور ثبوت فراش کیلئے امکان وطی کافی ہے (امکان استخدامی اور کراماتی نہیں بلکہ امکان عادی) علامہ شوکانی حدیث مذکور کی بابت لکھتے ہیں۔ وظاھر الحدیث ان الولد انما یلحق بالاب بعد ثبوت الفراش وھو لایثبت الا بعد امکان الوطی فی النکاح الصحیح او الفاسد والی ذلک ذھب الجمہور (نیل الاوطار ص ۶ ج ۲) وقد بسط النووی الکلام فی ھذہ المسئلۃ مع الرد علی الحنفیۃ فی شرح مسلم ص ۴۷۰ ج ۱ فارجع الیہ۔ علامہ ابن تیمیہ اور ابن القیم کے نزدیک ثبوت فراش کیلئے محض امکان کافی نہیں ہے بلکہ وطی یقینی اور جماع محقق ضروری ہے لیکن علامہ شوکانی فرماتے ہیں ان معرفۃ الوطی المحقق متعسرۃ جدا فاعتبارھا یؤدی الی بطلان کثیر من الانساب وھو یحتاط فیہا واعتبار مجرد الامکان یناسب ذلک الاحتیاط (نیل ص ۷ ج ۶) سوال میں صاف مذکور ہے کہ زید اور ہندہ عرصہ سے آباد ہیں اور زید کے سفر میں جانے تک دونوں آباد رہے اس صورت میں وطی صرف ممکن ہی نہیں بلکہ محقق بھی ہے۔ بنا بریں امکانِ وطی بلکہ تحقق وطی اور وضع حمل کے درمیان کل مدت ایک برس تین ماہ ۹ دن ہوئے جو اقل مدت حمل چھ ماہ سے زیادہ اور اکثر مدت حمل دو برس (علی قول الحنفیہ) یا چار برس (علی قول الشافعیہ) سے کم ہے پس ثبوت نسب کی شرط بلا شک و شبہ موجود ہے اسلئے یہ لڑکی ثابت النسب ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ زید کو اپنی بیوی ہندہ پر کوئی شبہ نہیں ہے بلکہ مقر ہے کہ وہ لڑکی اسی کی ہے اس لڑکی کے صحیح النسب ہونے میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال :- ایک مکان میں آگ لگ جانے سے اتفاقی طور پر دو مرد ہندو اور مسلمان اکٹھا اس طرح جل گئے کہ ان کی نعشوں میں بالکل امتیاز باقی نہ رہا۔ اب مسلمان پر نماز جنازہ کسطرح ادا کی جائے۔ محمد یوسف از بہرائچ

جواب :- دونوں نعشیں سامنے رکھی جائیں لیکن نیت کی جائے مسلمان کی نعش پر نماز جنازہ ادا کرنے اور اسکے لئے دعا و سفارش کرنیکی کما ان السنۃ اذا مر الرجل بمجلس فیہ مسلم وکافر وبمجلس فیہ اھل السنۃ والبدعۃ وبمجلس فیہ عدول وظلمۃ ان یسلم بلفظ التعمیم ویقصد بہ المسلم واھل السنۃ والعدول لحدیث اسامۃ بن زید فی قصۃ عبداللہ بن ابی المروی فی الصحیحین۔